وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ

طواف وصفا مروہ کی دُعائیں

زیاراتِ حرمین

ترتیب وتحقیق

قاری محمد کرم داد اعوان

خادم الحجاج عازمین حج وعمرہ

437 H بلاک سبزہ زار سکیم، ملتان روڈ، لاہور

0324-7861122
0321-4166399

وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ

طواف وصفا مروہ کی دُعائیں

زیاراتِ حرمین

تحقیق و تالیف

قاری محمد کرم داد اعوان

تحفہ برائے حجاجِ کرام

ایصالِ ثواب

والدین و عزیز و اقارب محمد الیاس صدیقی

مکان نمبر 3-A حسین ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

0300-9431346

وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ

طواف وصفا مروہ کی دُعائیں

زیاراتِ حرمین

تحقیق وتالیف

قاری محمد کرم داد اعوان

تحفہ برائے حجاجِ کرام

علمی کتاب خانہ کبیر سٹریٹ اُردو بازار لاہور

042-37353510, 37248129

contactus@ilmikitabkhana.com

www.ilmikitabkhana.com

خصوصی دُعا کی درخواست

محترم جناب چوہدری جاوید اقبال صاحب

و

علمی کتاب خانہ کے کاروبار

اور اہل واعیال کی صحت وتندرستی کے لئے دُعا

نیز والدین مرحومین کے لیے مغفرت کی دُعا

کی درخواست ہے

ادارہ کی طرف سے اس کتابچہ کا تحفہ آپ کی

رہنمائی کے لئے حاضر خدمت ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حج

حج اسلام کا رکن عشق ومحبت کا مظہر اور غرور کا اِزالہ کا ذریعہ اور قُربِ اِلٰہی کا باعث ہے۔

مسلمانوں کا یہ اجتماع جہاں عالم میں بکھرے ہوئے مسلمانوں کے باہمی ربط کا سبب ہوتا ہے ۔وہاں یہ تعلیماتِ اسلامیہ کے حصول کا ذریعہ بھی ہے

حج کا رُوح پرور منظر دلوں میں عشقِ اِلٰہی کی روشنی پیدا کرتا ہے اور آخرت میں بادشاہ حقیقی کے دربار میں حاضری کی یاد دلاتا ہے۔ نیاز مندانہ انداز میں جب خدا کے بندے سراپا عجز و نیاز بن کر اپنی مغفرت اور گناہوں کی بخشش کے لئے اپنے دامن پھیلاتے ہیں تو گنہگاروں پر بخشش کے ڈونگرے برسائے جاتے ہیں اور نیکوں کے ذریعے درجات بلند ہوتے ہیں ۔اس موقع پر اللہ کی طرف سے جس کرم واحسان کا اِظہار کیا جاتا ہے اس کا اندازہ

کرنا بہت مشکل ہے ۔انتہائی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس سعادت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

1- حدیث شریف میں ہے جو اللہ کے لئے حج کرے وہ لڑائی جھگڑے اور گالی گلوچ سے بچے تو ایسے واپس آتا ہے جیسے اُس کی والدہ نے اُسے آج ہی جنم دیا ہے۔حج مبرور وحج مقبول،اس کا مطلب نیکی والا حج ہے۔

2- ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ نیکی والے حج کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں تو صحابہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نیکی والے حج سے کیا چیز مراد ہے ؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں کو کھانا کھلانا،نرم گفتگو کرنا اور لوگوں کو کثرت سے سلام کرنا۔

3- حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو اور سواری کے اخراجات کا انتظام بھی ہو کہ وہ بیت اللہ شریف جا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی بن کر مرجائے،

یا نصرانی۔ لہٰذا حج بہت اہم عبادت ہے کیونکہ اس کو چھوڑنے والا گمراہی میں یہود و نصاریٰ کے برابر شمار ہوتا ہے۔

4- حدیث میں ارشاد ہے کہ فرض حج میں جلدی کرو نہ معلوم کیا عذر پیش آ جائے۔

5- ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ حج میں جلدی کرو۔ کسی کو بعد کی کیا خبر کہ کوئی مرض پیش آ جائے یا کوئی اور ضرورت درمیان میں لاحق ہو جائے۔

6- ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ حج نکاح سے مقدم ہے لہٰذا حج کرنے میں جلدی کرو۔

7- حدیث شریف میں ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حج کے لئے تشریف لائے اور حضرت اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایام سے ہو گئیں تو رونا شروع کر دیا کہ میرا حج رہ جائے گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، رونے کی کوئی بات نہیں غسل کریں، احرام باندھ کر حج کے تمام اَرکان اَدا کریں۔ ماسوائے خانہ کعبہ کی حاضری کے، جب پاک ہو

جائیں تو غسل کر کے خانہ کعبہ جائیں، طوافِ زیارت کریں، حج مکمل ہو جائے گا۔

8- حدیث شریف میں آبِ زم زم کے بارے میں رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان اور کافر میں یہ فرق ہے کہ مسلمان پیٹ بھر کر آبِ زم زم پیتا ہے اور منافق پیٹ بھر کر نہیں پیتا۔

وجہ تخلیقِ کائنات رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک سو بیس رحمتیں روزانہ بیت اللہ شریف پر نازل فرماتے ہیں۔ ساٹھ طواف کرنے والوں پر۔ چالیس وہاں نماز پڑھنے والوں پر اور بیس بیت اللہ شریف کو دیکھنے والوں پر نازل ہوتی ہیں۔ البتہ دورانِ طواف بیت اللہ شریف کو نہیں دیکھنا۔

میقات پر احرام باندھنا

میقات ان مقامات کو کہتے ہیں جہاں سے مکہ شریف جانے کے لئے احرام باندھا جاتا ہے۔ لہٰذا پاکستان سے جانے والے تمام حجاج کرام لاہور ایئرپورٹ پر سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر

سفر شروع کریں گے۔

عمرہ کا طریقہ اور ضروری اُمور

نمبر 1: بغل کے بال، زیرِ ناف بال صاف اور ناخن وغیرہ کٹوائیں۔

نمبر 2: غسل یا وضو کریں تو نیت کریں کہ میں احرام باندھنے کے لئے غسل یا وضو کر رہا ہوں۔

نمبر 3: مرد دو بغیر سلی ہوئی چادریں باندھ اور اَوڑھ لیں دونوں کندھوں کو ڈھانپ کر رکھیں اور اگر مکروہ وقت نہ ہو تو سر ڈھانپ کر دو رکعت احرام کی نیت سے نماز پڑھیں۔

نمبر 4: مرد سلام پھیر کر سر کو ننگا کر دیں اور بیٹھے ہوئے عمرہ کی نیت کریں۔ 3 بار تلبیہ پڑھیں، درود شریف پڑھیں پھر دعائیں مانگیں۔

نمبر 5: احرام کی حالت میں ایسا جوتا پہننا منع ہے جو پیر کی اُبھری ہوئی ہڈی کو ڈھانپ لے۔ بہتر ہے کہ چپل استعمال کریں۔

نمبر 6: دونوں کندھے ڈھکے ہوئے رکھیں ۔حرم شریف جائیں۔ داہنا پیر اندر رکھیں۔ مسجد میں داخلہ کی دعا پڑھیں اور نفلی اعتکاف کی نیت کریں۔ میں نیت کرتا ہوں سنت اعتکاف کی۔

نمبر 7: بیت اللہ پر جب پہلی نظر پڑے اُس پر نگاہ جما دیں اس وقت پہلی نگاہ پر جو دعا مانگیں گے وہ قبول ہوگی۔

نمبر 8: تکبیر، تلبیہ، اور درود شریف پڑھتے ہوئے بیت اللہ شریف کی طرف جائیں حجرِ اَسود کے سامنے منہ کر کے کھڑے ہو جائیں۔

نمبر 9: اَب یہاں 6 کام کرنے ہیں۔ تلبیہ پڑھنا بند کر دیں۔ 2: اضطباع کریں یعنی احرام کے اوپر والی چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالیں۔ 3: طواف کی نیت کریں۔ 4: اَب آپ بالکل حجرِ اَسود کے سامنے کھڑے ہو جائیں آپ کا سینہ حجرِ اَسود کی طرف ہو یعنی حجرِ اَسود کا استقبال ہو جائے اور اس کے بعد کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھیں۔ نمبر 1: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پھر ہاتھ گرا دیں۔ نمبر 2: حجرِ اَسود کا استلام اس طرح کریں کہ ہاتھ سینہ کے برابر اُٹھا کر ہتھیلیاں حجرِ اَسود کی طرف

کر کے بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ پڑھ کر ہاتھ کی ہتھیلیوں کو چوم لیں۔ نمبر 3: بائیں طرف مُڑ کے طواف شروع کریں۔

نمبر 10: طواف کے پہلے تین چکروں میں مرد رَمل کریں یعنی قریب قریب قدم رکھ کر اَکڑ اَکڑ کر تیزی سے چلیں۔ طواف کے آخری 4 چکروں میں رَمل نہ کریں۔

نمبر 11: طواف کے دوسرے اور بعد کے چکروں میں جب لوٹ کر حجرِ اَسود کے سامنے آئیں تو اُس وقت منہ اور سینہ حجرِ اَسود کی طرف کر کے استلام کریں پھر دوسرا چکر شروع کر دیں۔

نمبر 12: طواف کے بعد ساتویں چکر کے بعد حجرِ اَسود کا آٹھواں استلام ہوگا۔

نمبر 13: طواف ختم کر کے دونوں کندھوں کو دوبارہ ڈھانپ لیں۔

نمبر 14: مطاف میں جہاں جگہ ملے پیچھے ہٹ کر دو رکعت واجب طواف پڑھیں اور زمزم پیئں۔

نمبر 15: دوبارہ حجرِ اَسود کے سامنے آ کر نواں استلام کریں۔

نمبر 16: سعی کے لئے صفا پر آئیں اور نیت کریں۔

نمبر 17: صفا پر تکبیرِ تحریمہ کی طرح کانوں تک ہاتھ نہ اُٹھائیں بلکہ قبلہ رو ہو کر اس طرح ہاتھ اُٹھائیں جیسے دعا میں اُٹھاتے ہیں پھر بلند آواز سے 3 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ○ پڑھیں۔ تیسرا اور چوتھا کلمہ اور درود شریف اور دعا مانگتے ہوئے مروہ پر پہنچ جائیں گے مروہ پر کھڑے ہو کر قبلہ کی طرف منہ کر کے وہی پڑھیں جو صفا پر پڑھا تھا۔ صفا مروہ کے درمیاں سبز ستونوں کے درمیاں مرد تیز چلتے ہوئے یہ پڑھیں۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ○

نمبر 18: سعی کا ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا اب آپ مسجد میں واپس آجائیں اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل اَدا کریں۔

نمبر 19: حرم شریف سے باہر نکل کر سر کی ٹنڈ کروالیں یا بال منڈوا کر ہوٹل میں جا کر نہا دھو کر کپڑے پہن لیں۔ دورانِ طواف رُکنِ یمانی کو ہاتھ نہ لگائیں اور نہ ہی بوسہ دیں۔ کیونکہ وہاں خوشبو لگی ہوئی ہے۔

دورانِ طواف رُکن یمانی سے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ

الْاَبْرَارِ ○ يَا عَزِيْزُ يَاغَفَّارُ○ يَا رَبَّ الْعٰالَمِيْنَ○ حجرِ اَسود تک یہ دعاء ہر چکر میں پڑھیں۔

دورانِ طواف سوائے حجرِ اسود کے سینہ اور منہ حجرِ اَسود کی طرف نہ کریں۔ دورانِ طواف اِدھر اُدھر نہ دیکھیں کیونکہ آپ اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہیں دورانِ طواف ہاتھ اُٹھا کر دعا نہ مانگیں اور نماز کی طرح بھی ہاتھ نہ باندھیں مقامِ ابراہیم کو نہ بوسہ دیں نہ اس کا استلام کریں۔

طواف: بیت اللہ اور حطیم کے ارد گرد گھومنے کو طواف کہتے ہیں۔ ایک طواف میں سات چکر ہوتے ہیں۔ یہ طواف نیت کرنے کے بعد حجرِ اَسود کے استلام سے شروع ہو کر وہیں آ کر ختم ہوتا ہے۔طواف دو قسم میں کر سکتے ہیں۔ ایک احرام باندھ کر۔ دوسرا سادہ کپڑوں میں۔طواف کی نیت ضروری ہے۔طواف کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنا منع ہے۔نظر نیچی رکھیں، درود شریف، تیسرا کلمہ، اور دیگر دُعائیں پڑھنا۔ ہر چکر کے بعد حجرِ اَسود کا استلام کریں اگر موقعہ ملے تو بوسہ دیں۔

وقوفِ عرفات: یہ حج کا رکنِ اعظم ہے اگر خدانخواستہ وہ فوت ہوجائے تو حج فوت ہوجاتا ہے۔ وقوفِ عرفات کا وقت زوالِ آفتاب سے لیکر غروبِ آفتاب تک ہے باامرِ مجبوری اگلی صبح صادق تک ہے۔

طوافِ زیارت: حج کے احرام کے بعد دوہی اہم رکن ہیں۔ ایک وقوفِ عرفہ، دوسرا طوف زیارت۔ یہ طواف اگرچہ بارہویں ذی الحجہ کی شام تک کیا جاسکتا ہے۔ لیکن افضل یہی ہے کہ دس تاریخ کو ہی کرلیا جائے عورت اگر ایّام سے ہوتو طوافِ زیارت پاک ہونے تک نہ کرے جب پاک ہوگی اُس وقت حرم شریف میں جا کرطوافِ زیارت مکمل کرے گی۔ اگرطواف زیارت نہ کیا تو میاں بیوی ایک دوسرے پر حرام ہو جاتے ہیں، جب تک دوبارہ حرم شریف میں آکرطواف زیارت اوردم نہ دیں۔

طوافِ الوداع: یہ طواف واجب ہے اورطوافِ الوداع مکہ سے رخصت ہوتے وقت کیا جاتا ہے۔ لیکن اگرعورت ایّام سے ہوتو اس کو معاف ہے مردوں کو ہرصورت میں طوافِ الوداع کرنا ہوگا

ورنہ دم پڑ جائے گا۔

احرام باندھنے کا طریقہ: احرام باندھنے کا ارادہ کریں، غسل کریں اور وضو کریں۔ مرد صاحبان ایک سفید چادر کا تہمند باندھ لیں اور دوسری چادر اوڑھ لیں۔ اس کے بعد دو رکعت نفل ادا کریں اور عمرہ یا حج کی نیت کریں اور تین بار با آواز بلند تلبیہ پڑھیں۔ یہ حاجی کا وِرد ہے اور اس کو خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑنے تک جاری رکھیں۔ جونہی خانہ کعبہ پر نظر پڑے تو تلبیہ بند کر دیں۔

عورتوں کا احرام: عورتیں سلے ہوئے کپڑے پہنیں رہیں۔ البتہ سر کے بالوں کو ایک رومال سے باندھ لیں کوئی بال ننگا نہ ہو۔ یہ عورتوں کا احرام ہے۔ چہرہ کو کھلا رکھیں اور کوئی کپڑا چہرہ کو نہ لگے۔ جراب اور زیور پہن سکتی ہیں مگر پرہیز کریں۔ دو رکعت نفل پڑھیں اور عمرہ یا حج کی نیت کریں اور تین بار تلبیہ پڑھیں جو خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑنے تک جاری رکھیں۔

عمرہ کی نیت: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡٓ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡھَا لِیۡ وَتَقَبَّلۡھَا مِنِّیۡ ○

ترجمہ: اے اللہ میں عمرے کی نیت کرتا ہوں میرے لئے آسان کر اور قبول فرما۔

اور پھر تین مرتبہ لبیک پڑھیں۔

لَبَّیْكَ ○ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ○ لَبَّیْكَ ط لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ○ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ○ لَا شَرِیْكَ لَكَ○

اب آپ کا احرام بندھ گیا۔

حج کی نیت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ ط وَاَعِنِّیْ عِلَیْہِ وَبَارِكْ لِیْ فِیْہِ ط نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی ط

ترجمہ: ''اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں، پس اس کو میرے لئے آسان کر دے اور مجھ سے قبول کر لے، اور اس میں میری مدد فرما اور اس میں میرے لئے برکت دے۔ نیت کی میں نے حج کی اور احرام باندھا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے۔

طواف کی نیت

حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو کر دائیاں کندھا ننگا کر لیں عمرہ کا تلبیہ پکارنا یہاں بند کریں اس کے بعد طواف کی نیت کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ سَبعَۃَ اَشْوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ○

ترجمہ! اے اللہ میں بیت اللہ شریف کے سات چکروں کے طواف کی نیت کرتا ہوں خالص تیری خوشنودی اور رضا کے لیے پس اسکو میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرمالے۔

طواف کا پہلا چکر

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّااللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ○ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ○ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رُسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكَلِمَاتِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بَالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ○

طواف کا دوسرا چکر

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَهٰذَامَقَامُ الْعَآئِذِبِكَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَ بَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ○

طواف کا تیسرا چکر

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِ وَالشِّرْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِوَالْمُنْقَلَبِ فِيْ

الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ○

طواف کا چوتھا چکر

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْياً مَّشْكُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَ عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَافِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ يَآاللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِيْمَآ اَعْطَيْتَنِیْ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَآئِبَةٍ لِّیْ مِنكَ بِخَيْرٍ ○

طواف کا پانچواں چکر

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّاوَجْھُكَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً ھَنِیْٓئَۃً مَّرِیْٓئَۃً لَّانَظْمَاءُ بَعْدَھَآ اَبَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِمَاسَئَلَكَ مِنْہُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَااسْتَعَاذَكَ مِنْہُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْجَنَّۃَ وَنَعِیْمَھَا وَمَا یُقَرِّبُنِیْٓ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ○ وَمَا یُقَرِّبُنِیْٓ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْفِعْلٍ اَوْعَمَلٍ○

طواف کا چھٹا چکر

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَیَّ حُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ وَحُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَلْقِكَ اَللّٰھُمَّ مَاکَانَ

لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِيْ وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّيْ
وَاَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ
مَّعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَنْ مَّنْ سِوَاكَ يَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ
اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَيْتَكَ عَظِيْمٌ وَوَجْهَكَ كَرِيْمٌ ○ وَاَنْتَ يَآ
اَللّٰهُ حَلِيْمٌ ○ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ ○

طواف کا ساتواں چکر

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا وَّ يَقِيْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا
وَّسِعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَّ لِسَانًا ذَاكِرًاوَّ رِزْقًا
حَلَالًاطَيِّبًا وَتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّ تَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ
وَرَاحَةً عِنْدَالْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ
وَالْعَفْوَ عِنْدَالْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ
النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَاعَزِيْزُ يَاغَفَّارُ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ
بِالصَّالِحِيْنَ ○

ہر چکر میں رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک صرف یہ دُعا پڑھیں۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا

عَذَابَ النَّارِ○ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ○ يَاعَزِيْزُ يَاغَفَّارُ ○ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ○

استلام کریں اور یہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ○ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ○

مقامِ ابراھیمؑ کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّىْ وَعَلَانِيَّتِىْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِىْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِىْ فَاعْطِنِىْ سُؤْلِىْ وَتَعْلَمُ مَافِىْ نَفْسِىْ فَاغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِىْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَايُصِيْبُنِىْ اِلَّا مَاكَتَبْتَ لِىْ وَ رِضَامِّنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِىْ اَنْتَ وَلِّىْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِىْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِىْ بِالصَّالِحِيْنَ○ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِىْ مَقَامِنَا هٰذَا ذَنْبًا اِلَّاغَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّافَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً اِلَا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا فَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ

بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ○

مقامِ مُلتزم پر پڑھنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ يَارَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَاوَرِقَابَ اٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ○ يَا ذَاالْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَآءِ وَالْاِحْسَانِ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِى الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْىِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ عَبْدُكَ وَاقِيْفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ اَرْجُوْرَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ۔اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِىْ وَتَضَعَ وِزْرِىْ وَتُصْلِحَ اَمْرِىْ وَتُطَهِّرَقَلْبِىْ وَتُنَوِّرَلِىْ فِىْ قَبْرِىْ وَتَغْفِرَلِىْ ذَنْبِىْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ

الْجَنَّةِ ○ اٰمِیْن اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ○

طواف کے سات پھیرے مکمل کرنے کے بعد حجرِ اَسود کا نواں استلام کر کے صفا پر جا کر یہ نیت کریں اور صفا مروہ کے درمیان سات پھیرے مکمل کریں

نیت سعی

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِّوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ ○ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ ○

صفا مروہ کے سبز ستونوں کے درمیان یہ دعا پڑھیں

اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۗ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ ○

صفا پر کھڑے ہو کر پڑھنے کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَلٰى مَاهَدَانَا اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَيْنَا اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى مَا
اَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ
اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ
الْخَيْرُ ○ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْ قَدِيْرٌ○ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ
وَصَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَحَزَمَ
الْاَحْزَابَ وَ حْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَانَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ
قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ
لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ○ وَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ
لِلْاِسْلَامِ ○ اَنْ لَّاتَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ○ وَلَا

حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍوَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاِتِّبَاعِهٖ اِلٰى
يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِمَشَائِخِ وَ
لِلْمُسْلِمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ○
اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِىْ بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَتَوَفَّنِىْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِىْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ
بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ
وَلَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ○ وَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَبِّ
اغْفِرْوَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَالَمْ نَعْلَمْ
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْيًا مَشْكُوْرًا وَّ ذَنْبًا
مَّغْفُوْرًا ○ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ يَامُجِيْبَ
الدَّعْوَاتِ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ○ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ
عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔ بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ
سِرِّيْ وَعَلَانِيَّتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ مَافِيْ نَفْسِيْ
وَمَاعِنْدِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ
سُؤْلِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَاناً يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا
صَادِقاً حَتّٰى اَعْلَمُ اِنَّهٗ لَايُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ وَرِضًا
مِنْكَ بِمَا قَسَمْتَ اِلَيَّ اَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بِمَا
قَضَيْتَ عَلَيَّ۔ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًابِكَ وَتَصْدِيْقاً بِكِتَابِكَ
وَوَفَآءً بِعَهْدِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّىٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا وَّاسِعًا وَعَمَلًا
صَالِحًا وَ شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ
اِقْرَاء بِسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ○

حج وعمرہ پر جانے والے تمام زائرین سے گذارش ہے کہ دورانِ سعی آپ اپنی زبان میں دعائیں مانگیں اور اگر آپ عربی دعاؤں کے مفہوم سے آگاہ ہیں تو عربی میں مانگیں، اللہ تعالیٰ آپ کی نیت اور ہر زبان کو جانتا ہے۔

مکۃ المکرمہ کی زیارات

☆ مسجد حرام کے دروازے

کئی سو سالوں تک مسجد حرام کے دروازے نہیں تھے بلکہ بیت اللہ شریف کے چاروں طرف کھلا ہوا صحن تھا جس کے چاروں طرف آبادی تھی اور مکانات تھے اور اِن مکانات کے درمیان سے راستے گزرتے تھے جو مسجد الحرام اور بیت اللہ شریف تک پہنچتے تھے۔ سب سے پہلے جس نے مسجد حرام کی مستقل عمارت بنوائی اور اس میں دروازے نصب کروائے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے (17) ہجری کو یہ کام کروایا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسجد حرام کی عمارت کی تعمیر و ترقی ہوتی رہی اور دروازوں میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ بعض روایات کے مطابق عباسی خلیفہ مہدی کے دور میں ان دروازوں کی تعداد (19) تک پہنچ گئی تھی۔ عثمانی تُرکی دور میں یہ تعداد بڑھ کر (26) دروازوں تک جا پہنچی۔ اس وقت ان دروازوں کی تعداد (139)

ہے جو مسجد حرام کے تہہ خانے پہلی دوسری تمام منزلیں وغیرہ شامل ہیں۔ان دروازوں میں ایسے بجلی کے بلب لگائے گئے ہیں جو اندر نمازیوں کے لئے گنجائش ہونے کی صورت میں تو سبز رہتے ہیں اور جب اندر جگہ پُر ہوجائے اور مسجد بھر جائے تو اِن دروازوں میں سُرخ لائٹیں روشن ہوجاتی ہیں جو اس بات کی علامت ہیں کہ اَب اندر جگہ نہیں ہے۔

مسجد الحرم میں اسکیلیٹر (بجلی کے متحرک زینے) نصب ہیں۔ اِن دروازوں میں (17) دروازے ایسے ہیں جو صرف معذورین کے لئے خاص ہیں۔

☆ مسجدالحرام کے مینار

تاریخی کتابوں کے حوالے سے مسجد حرام کی عمارت میں سب سے پہلا مینار عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور کی توسیع حرم کے دوران بنایا۔یہ توسیع سن (137 ہجری) میں تعمیر ہوئی، پھر عباسی خلیفہ مہدی نے حرم شریف کی توسیع کے ضمن میں تین مینار مزید تعمیر کروائے۔

عباسی خلیفہ معتضد باللہ کی توسیع کے دوران مزید ایک پانچواں مینار بنایا گیا، اس کے بعد عثمانی ترکی سلطان قایتبائی نے ایک چھٹے مینار کا اضافہ کیا۔ پھر عثمانی سلطان سلیم نے ساتواں مینار بنوایا۔ ان ساتوں میناروں کی اصلاح و ترمیم وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہے شاہ فہد کی حرم شریف کی توسیع کے بعد حرم شریف کے میناروں کی تعداد 9 ہوگئی۔

☆ جائے پیدائش حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (مولد النبی)

مقصودِ کائنات فخرِ دو عالم۔ رحمتِ دارین، تاج دارِ مکہ و مدینہ، امام الانبیاء۔ سلطان زمین وزماں، آفتابِ عالمتاب، حبیبِ خدا، وجہہ تخلیقِ کائنات، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جائے پیدائش صفا دروازے سے نکل کر سامنے ہے۔ اس کے ساتھ ہی شعبِ ابی طالب ہے۔ پہلے یہاں قرآنِ پاک کی تعلیم دی جاتی تھی اَب وہاں ایک لائبریری قائم ہے۔

☆ جنت المعلیٰ (قبرستان)

یہ مکہ مکرمہ کا مشہور تاریخی قبرستان ہے۔ اُم المؤمنین حضرت

خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہاں آرام فرما رہی ہیں دیگر ہزاروں صحابہ کرام، اولیاء عظام، محدثین فقہاء، علماء اور حجاجِ کرام آرام فرما رہے ہیں۔

☆ مسجد الرایہ

یہ مبارک مسجد جنت المعلیٰ کے راستے میں موجود ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اس جگہ پر اپنا جھنڈا نصب فرمایا تھا۔

☆ مسجد جن

یہ مبارک مسجد جنت المعلیٰ قبرستان کے ساتھ ہی دو سڑکوں کے درمیان موجود ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جگہ جنات کے سرداروں سے ملاقات کی اُس وقت جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے لئے ایک گول دائرہ میں لائن کھینچی اور فرمایا کہ تم اس دائرہ کے اندر رہنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنات کو دینِ اسلام کی تبلیغ فرمائی اور وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے تھے۔ اُسی جگہ یہ مسجد

تعمیر کی گئی ہے۔

☆ مسجد الشجرہ

مکہ مکرمہ کے محلہ حجون میں یہ مسجد واقع ہے حرم شریف سے 700 میٹر پر واقع ہے۔اس مسجد کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہاں تشریف فرما تھے ایک یہودی گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس کو دعوتِ اسلام دی تو وہ کہنے لگا کہ وہ سامنے جو درخت کھڑا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصدیق کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس درخت کو اشارہ فرمایا تو یہ درخت اپنی جڑوں، شاخوں اور پتوں سمیت چل کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حاضر ہو کر کلمہ شہادت اور درود وسلام پیش کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو واپس اپنی جگہ پر جانے کا فرمایا تو وہ درخت اپنی جگہ واپس چلا گیا۔

☆ مسجد تنعیم

یہ تاریخی مسجد حدودِ حرم سے شمال کی جانب مدینہ روڈ پر حرم شریف سے ساڑھے 6 کلو میٹر واقع ہے اس مسجد سے لوگ احرام

باندھ کر عمرہ اَدا کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ اپنی ہمشیرہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم کے مقام پر لے جائیں تاکہ وہ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ اَدا کریں یہ واقعہ 10 ہجری حجۃ الوداع کے موقع پر ہوا اسی نسبت سے یہاں تعمیر کی جانے والی مسجد کو مسجد عائشہ کہا جاتا ہے۔ یہ مسجد اَعلیٰ طرز وتعمیر اور کشادگی کے باعث خوبصورتی کا نمونہ ہے۔اس میں 15000 نمازیوں کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔مسجد کے ساتھ وضو خانے، غسل خانے، احرام باندھنے کی مخصوص جگہیں اور گاڑیوں کی پارکنگ کی سہولت موجود ہے۔

☆ مسجد جعرانہ

طائف روڈ پر واقع اس مسجد کا مسجد حرام سے فاصلہ 23 کلو میٹر ہے فتح مکہ کے ساتھ 18 ذی القعدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہِ طائف سے واپسی پر اس جگہ سے عمرہ کا احرام باندھا تھا عرفِ عام میں اس کو بڑا عمرہ کہا جاتا ہے۔اس مسجد میں بیک وقت 1000

ہزار آدمی نماز پڑھ سکتا ہے۔ اس مسجد کی بیک سائڈ پر دائیں طرف وہ کنواں بھی موجود ہے جس میں آپکے لعابِ دہن ڈالنے کی وجہ سے پانی میٹھا ہو گیا تھا اب وہاں ٹیوب ویل لگا ہوا ہے۔

☆ مسجد بیعت

یہ مسجد منیٰ کے قریب ثُبیر نامی گھاٹی میں تھی جمرات کے پل اور آس پاس ہونے والی توسیع میں یہ مسجد ظاہر ہوئی ہے اس مسجد کا محلِ وقوع اس جگہ پر ہے جہاں نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت سے پہلے اَنصارِ مدینہ سے بیعتِ عقبہ اور بیعتِ ثانیہ اس جگہ پر لی تھی اس مسجد کی تعمیر پرانی طرز پر ترکی کے سلطان عبدالمجید کے دور 1250 ہجری میں ہوئی۔

☆ مسجد نمرہ

یہ مسجد میدانِ عرفات میں موجود ہے اسی جگہ حضور ﷺ نے حج کے موقع پر خطبہ حج اور ظہر عصر کی نماز اکٹھی پڑھائی تھی۔ اس مسجد کے 6 مینار اور 3 گنبد ہیں اور صدر دروازوں کی تعداد 10

ہے۔اس مسجد میں ساڑھے 3 لاکھ نمازیوں کی گنجائش ہے۔

☆ مسجد خیف

یہ مسجد بھی منیٰ میں واقع ہے یہاں حضور نبی رحمت ﷺ نے 10 ذی الحجہ کو خطبہ ارشاد فرمایا تھا اور قیامت تک ہر آنے والا امامِ حج خطبہ دیتا ہے اور دیتا رہے گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میرا قیام مکہ مکرمہ میں ہوتا تو میں ہفتہ کے دن مسجد خیف کی زیارت کے لئے جاتا۔(اخبارِ مکہ جلد دوم)

رحمت اللعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس مسجدِ خیف میں 75 انبیاء کرام تشریف لائے اور تمام انبیاء علیہ السلام نے یہاں نماز پڑھی ہے۔(مکہ مکرمہ ماضی وحال کے آئینہ میں)

☆ غارِحرا جبل نور

اعلانِ نبوت سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ اس پہاڑی کی چوٹی پر غارِحرا میں تنہائی میں اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ یہاں

تک کہ اسی جگہ پر سب سے پہلی وحی نازل ہوئی اور وہ الفاظ یہ تھے۔ اِقْرَأْ بِا اسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَق۔ یہ مقدس پہاڑ مکہ سے 4 کلومیٹر پر واقع ہے۔ غار کی لمبائی چوڑائی تین اور ڈھائی میٹر کے لگ بھگ ہے۔ اس پہاڑ کو اہلِ عرب جبلِ نور کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس سارے پہاڑ پر غارِ حرا کی عظمت کی مہر لگی ہوئی ہے اور اس کی شہرت بھی غارِ حرا کی نسبت سے ہے۔ محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی عبادت کے لئے اسی غار کا انتخاب فرمایا تھا۔

☆ غارِ ثور

حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب مدینۃ المنورہ کی طرف ہجرت کے لئے اللہ کا حکم آیا تو حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اللہ کے حکم سے اس پہاڑی کے اوپر غار میں 3 دن آرام فرمایا تھا۔ اس غار کی پیمائش تقریباً 2 میٹر ہے۔ اس غار کا ذکر قرآنِ پاک میں پارہ نمبر 10 رکوع نمبر 11 میں فرمایا ہے۔

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا

تَحزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا○

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا اگر تمہیں کوئی حادثہ پیش آجائے تو اس غار میں چلے جانا تمہیں صبح وشام رزق ملتا رہے گا۔

صاحبِ شفاء الغرام نے لکھا اس غار نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود اپنی طرف بلایا تھا کہ اَے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ میری طرف آیئے آپ سے پہلے 70 انبیائے کرام کو میں نے اپنی طرف بلایا اور ٹھہرایا ہے۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ قابیل نے ہابیل کو قتل بھی اسی جگہ کیا تھا، اس پہاڑ میں ایک خاص قسم کی بوٹی پائی جاتی ہے جس کے استعمال سے زہر کا اَثر نہیں ہوتا۔

☆ غارِ مرسلات

بخاری و مسلم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منیٰ کے مقام پر غار میں تھے تو سورۃ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا نازل ہوئی یہ غار مسجد خیف کے نزدیک موجود ہے۔

☆ جبلِ رحمت

میدانِ عرفات میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قصواء اونٹنی پر 9 ذی الحجہ کو خطبہ حجۃ الوداع اس پہاڑی کے دامن میں دیا تھا جس میں دونوں جہانوں کی کامیابی کا ذکر ہے۔روایات سے پتہ چلتا ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام اور امّاں حوا کی یہاں ملاقات ہوئی تھی۔ جبرائیل علیہ السلام نے آدم علیہ السلام کو یہاں مناسک حج سے آگاہ کیا تھا۔حضرت آدم علیہ السلام اور امّاں حوا سلام اللہ علیہا نے یہاں اعترافِ عجز کیا تھا اس لئے ساری دنیا کے لوگ یہاں حاضر ہوکر اپنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں یہی وہ جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگرچہ تمہارے گناہ ریت کے ذروں کے برابر بارش کے قطروں کے برابر، درختوں کے پتوں کے برابر ہوں تب بھی میں معاف فرمادوں گا۔(فضائلِ حج)

☆ مزدلفہ

یہ وہ مقدس مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے حجاجِ کرام کو میدانِ عرفات سے واپسی پر کھلے آسمان تلے رات گزارنے اور وقوف کرنے کا حکم دیا ہے وقوفِ مزدلفہ واجب ہے۔اس مقدس وادی کا ذکر قرآنِ پاک میں ان الفاظ میں ہے۔ فَاِذَا اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفَاتٍ فَاذۡكُرُوااللّٰهَ عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِالۡحَرَامِ۝
(سورۃ بقرہ آیت 198)

جب تم عرفات سے واپس ہوتو مسجد مشعرالحرام کے نزدیک اللہ کا ذکر کرو۔مزدلفہ کا یہ مبارک مقام عرفات اور منیٰ کے درمیان واقع ہے۔

منیٰ کو وادی محسر جدا کرتی ہے۔اس مبارک اور مقدس جگہ پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب رات کوتشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مغرب اورعشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ اَدا فرمائیں۔ یہ رات ستر لیلۃ القدر کی راتوں سے بھی زیادہ مقدس رات ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نمازِ فجر اَدا کرنے کے بعد اپنی قصواء

اونٹنی پر سوار ہو کر مشعرالحرام پہاڑی کے پاس (جہاں اب مسجد ہے) قبلہ رو ہو کر دعا میں مشغول ہو گئے آپ ﷺ مسلسل تسبیح وتہلیل اور لبیک کہتے رہے جب صبح کی روشنی پھیل گئی تو اُس وقت تک آپ ﷺ نے وقوف فرمایا اور سورج طلوع ہونے کے بعد منیٰ کی طرف تشریف لے گئے۔

☆ وادی منیٰ

اس کا کل رقبہ ساڑھے چھ کلو میٹر پر پھیلا ہوا ہے دیگر شعائر سے نسبتاً حرم شریف کے نزدیک ترین ہے۔ یہ بڑے شیطان سے لیکر وادی مُحسر تک پھیلا ہوا ہے۔عرفات جانے سے پہلے تمام حجاجِ کرام ایک دن کے لئے منیٰ میں رکتے ہیں اور 9 ذی الحجہ کی صبح کو عرفات کو روانگی ہوتی ہے۔عرفات اور مزدلفہ کے بعد 10 ذی الحجہ کی صبح واپس منیٰ میں آجاتے ہیں تین دن یہاں قیام ہوتا ہے یہاں تینوں شیطانوں کی رمی کی جاتی ہے قربانی کی جاتی ہے اور سر کے بال کاٹ کر احرام کھول دیا جاتا ہے اور یہیں سے طوافِ زیارت جو

فرض ہے اُس کی اَدائیگی کی جاتی ہے۔

☆ وادیِ مُحسّر

یہ وادی منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان واقع ہے بلکہ یہ دونوں کے درمیان حدِ فاصل ہے۔ یہ وادی منیٰ اور مزدلفہ میں سے کسی کا حصہ نہیں۔ یہی وادی ہے جس کا ذکر قرآنِ پاک میں سورۃ فیل میں ہے۔ ایک ظالم بادشاہ ابراہہ نے ہاتھیوں کی فوج لیکر بیت اللہ شریف کو گرانے کے لئے حملہ کے ارادے سے یہاں تک پہنچا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اَبابیلوں کے جھُنڈ (چڑیوں کے گروہ) بھیجے۔ جن کے پنجوں اور چونچ میں چھوٹے چھوٹے پتھر تھے جن کے زریعے اللہ نے سارے لشکر کو تباہ و برباد فرما دیا تھا۔ مزدلفہ سے آتے ہوئے بائیں طرف منیٰ کے شروع میں چھوٹی پہاڑی کے اوپر ایک محراب بنی ہوئی ہے یہاں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے لٹایا تھا اسی دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام جنت سے دنبہ لے کر تشریف

لائے اور اُسے یہاں ذبح کیا گیا تھا۔

☆ جمرات

جمرات کنکریوں کے اس مجموعے کو کہتے ہیں جس سے ستون کو مارتے ہیں (اس ستون کو شیطان کہا جاتا ہے) کنکریوں کے مارنے کی مشروعیت کی وجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ سے وابستہ ہے۔ آپ علیہ السلام جب اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تشریف لائے تو جمراء عقبہ بڑے شیطان نے آپ کو بہکانے کی کوشش کی آپ نے اس کو سات کنکریاں ماری جس سے وہ زمین میں دھنس گیا پھر کچھ دور آگے چلے تو شیطان پھر ظاہر ہوا اور آپ کو بہکانے کی کوشش کی آپ نے پھر سات کنکریاں ماری شیطان نے پھر تیسری بار کوشش کیا آپ نے پھر سات کنکریاں ماری جس سے مردود شیطان زمین میں دھنس گیا یہ ہے جمرات کی تعریف۔ شیطان کو کنکریاں مارنا حج کے شعائر یعنی واجبات میں شامل ہے۔ 10 ذی الحجہ کو صرف بڑے

شیطان کی رمی کی جاتی ہے 11 ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کی رمی کی جاتی ہے اور 12 کو بھی تینوں شیطانوں کی رمی کی جاتی ہے 12 ذی الحجہ کو اگر غروبِ آفتاب سے پہلے وہاں سے نہ نکلا جائے تو 13 ذی الحجہ کو بھی تینوں شیطانوں کی رمی کرنی پڑتی ہے۔ (11،12،13) کو زوال کے بعد رمی کی جاتی ہے پہلے چھوٹے پھر درمیانے پھر بڑے شیطان۔ شیطانوں کو کنکریاں مارنا اللہ کے حکم کی تعمیل کرنا ہے۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان کو کنکری مارنا ابراہیم خلیل اللہ کی اتباع ہے۔

☆ جبلِ ابوقبیس

یہ جنتی پہاڑ مسجد حرام کے ساتھ ملا ہوا ہے اس کی بلندی 120 میٹر ہے۔ ایک روایت کے مطابق دنیا کا سب سے پہلا پہاڑ اللہ تعالیٰ نے زمین پر پیدا کیا بقیہ دنیا کے تمام پہاڑ اسی پہاڑ سے پھیلائے گئے۔ رواہ بیہقی۔ فی شعب الایمان

اس پہاڑ کو زمانہ جاہلیت میں لوگ امین کے نام سے پکارتے تھے۔اس کی وجہ یہ تھی کہ طوفان نوح علیہ السلام کے زمانہ میں اسی پہاڑ میں حجرِ اَسود کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کیا۔ (مجمع الزوائد جلد 3 صفحہ 243)

☆ جبل قیقعان

یہ عظیم پہاڑ مسجد حرام کے شمال مغرب کی طرف ہے حرم شریف کے ساتھ ہی ہے۔ یہ پھیلتا ہوا جیجون تک جا پہنچا۔ دوسری طرف حارتہ الاباب اور شبیکہ تک پھیلا ہوا ہے اس پہاڑ کو جبلِ ہندی، جبلِ عبادی، جبلِ سلمانیہ، جبلِ فلق کے ناموں سے پکارا جاتا ہےاس پہاڑ کی بلندی 110 میٹر ہے۔

صحیح بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت طائف سے واپس تشریف لا رہے تھے تو ان پہاڑوں پر متعین فرشتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اَے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آپ چاہیں تو میں طائف والوں پر جبلِ ابو قبیس اور جبلِ قیقعان کو اُٹھا کر گرا دوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن کی پشتوں سے ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے گا جو اللہ وحدہٗ لاشریک لہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔

☆ طائف

مکتہ المکرمہ سے 150 کلومیٹر پر طائف شہر واقع ہے جہاں اَسپیشل کرایہ پر گاڑی لے کر طائف جایا جاتا ہے یہ خوبصورت ترین ہرا بھرا باغوں کا شہر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا مزار مبارک بھی اسی شہر میں ہے مزار کے ساتھ بہت بڑی جامع مسجد ہے جس میں 74 صفیں ہیں فی صف 400 فٹ لمبی ہے جمعہ کے روز نمازیوں سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ عورتوں کی نماز کے لئے علیحدہ جگہ ہے وضو خانوں کا وسیع انتظام ہے۔ اسی شہر میں وہ باغ بھی موجود ہے جس میں طائف والے غنڈوں نے حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پتھراؤ کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زخمی ہو کر اس باغ میں تشریف لائے تھے وہاں ایک پرانی طرز کی ایک چھوٹی سی مسجد بھی

ہے۔اس شہر کے ایک کونے پر وہ ایک چھوٹی سی پہاڑی بھی موجود ہے جس پر کفار نے کھڑے ہوایک بہت بڑا بھاری بھر کم پتھر حضور ﷺ پر لُڑکا یا تھا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کے اِشارے سے فرمایا تھا کہ اُدھر ہی رک جا وہ آج تک وہاں رُکا ہوا ہے۔اور کچھ دیگر زیارات بھی وہاں موجود ہیں۔طائف سے 80 کلومیٹر دور بنوسعد کا قبیلہ جہاں حضور ﷺ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اپنا بچپن گزارا تھا اَب وہ مکانات ختم ہو چکے ہیں تاہم نشانات موجود ہیں جہاں حضور ﷺ اپنی رضاعی بہن شیماں کے ساتھ بکریاں چراتے تھے وہ چراہ گاہ بھی دیکھی جا سکتی ہے وہ بوڑھا درخت جس کے نیچے حضور ﷺ کا شقِ صدر ہوا تھا وہ بھی دیکھا جاسکتا ہے اور کنواں بھی موجود ہے جس میں بکریاں پانی پیتی تھیں۔

☆ نہر زبیدہ

اس نہر کو عباسی خلیفہ ہارون الرشید کی بیوی زبیدہ نے جاری کرایا تھا یہ نہر وادیِ نعمان سے نکالی گئی تھی۔ وادیِ نعمان طائف

روڈ پر 36 کلومیٹر پر واقع ہے۔عرفات، مزدلفہ، منیٰ کی پہاڑیوں کے ساتھ ساتھ گزرتی ہوئی مکتہ المکرمہ تک آئی تھی ایک لمبے عرصہ تک یہ نہر حجاجِ کرام اور مکہ والوں کے لئے پانی کی ضروریات پوری کرتی رہی اَب یہ نہر بند پڑی ہے یہ نہر اپنے زمانے کا ایک عجوبہ تھی۔

اس کتابچہ کے جملہ حقوق عام ہیں آپ بھی اپنے اور والدین وعزیز واقارب کے نام صدقہ ء جاریہ کر کے چھپوا کر فی سبیل اللہ تقسیم کریں۔ انشاء اللہ دُنیا و آخرت میں اجر نصیب ہوگا۔

مقصود گرافکس، اُردو بازار لاہور۔

0321-4252698, 0322-4026742

مدینہ المنورہ کی زیارات

☆ صلوٰۃ وسلام بحضورِ خیرالانام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَيْرَ اللّٰهِ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الرَّحْمَةِ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَاتِمَ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَخَيْرَ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاشَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَنْ اَرْسَلَكَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ اَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

وَاَمِيْنُهٗ ○

☆ زیارت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَابَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَااَوَّلَ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ الْعَامِلِيْنَ۔اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاصَفِيَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَانِيَ الثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِاِذيَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَفِيْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي الْاَسْفَارِ۔وَاَفْضَلُ الْمُجَهِدِيْنَ وَالصَّحَابَةِ الْاَبْرَارِ○

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ وَتَاجَ الْفُقَهَاءِ الرَّاسِخِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ وَقَوْلِ الْحَقِّ وَفَصْلِ الْخَطَابِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسِرَاجَ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَنْ اَعَزَّاللّٰهُ بِكَ الْاِسْلَامِ بِفَتْحِ بِلَادِالْفُرْسِ وَالرُّوْمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَنْ يُّشِيْرُ عَلَى الرَّسُوْلِ الْكَرِيْمِ فَيَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ بِمَا اَشَارَا ○

☆ سلام حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ وَتَاجَ الصُّلَحَاءِ الْكَامِلِيْنَ ذِى النُّوْرَيْنِ وَذِى الْهِجْرَاتَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاجَامِعَ الْقُرْاٰنِ وَنَاشِرَ الْفُرْقَانِ وَمَعْدَنَ الْاِحْسَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ بِمَا اَقَرَّبِهٖ عَيْنَ سَيِّدِ

اَلْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا كَاتِبَ الْوَحْیِ بَیْنَ یَدَیْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَامَنْ اِسْتَحْیَتْ مِنْكَ مَلَآئِكَةُ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَامَنْ بَایَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِنَفْسِهِ الشَّرِیْفَةِ عَنْهُ وَقَالَ هٰذِهٖ یَدِیْ عَنْ یَدِیْ عُثْمَانَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ كُنْتَ خَیْرَ اِمَامٍ لِلْمُسْلِمِیْنَ
وَقَائِمًآ عَلَی الْحَقِّ وَنَاصِرَ لِلدِّیْنِ اَشْهَدُاَنَّكَ خَلِیْفَةُ
صِدْقٍ نِلْتَ مَقَامَ الشَّهَادَةِ الْعُظْمٰی فَاَنْزَلَكَ اللّٰهُ
مَنْزِلَ الشُّهَدَآءِ الْاَبْرَارِ الْمُقَرَّبِیْنَ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا
بِزِیَارَتِهٖ وَدَوَامِ مُحَبَّتِهٖ وَ مُحَبَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ
وَاجْعَلْنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ مَعَ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ
الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ جَزَاكَ اللّٰهُ
عَنَّا وَعَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلَ مَاجَزٰی
اِمَامٌ عَنْ اُمَّةِ نَبِیِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ

الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَا
وَاكَ۔اللّٰهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَاتِهٖ وَاَكْرِمْ مَقَامَه وَاَجْزِلْ
ثَوَابَهٗ بِفَضْلِكَ يَااَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ اَوْدَعْتُ عِنْدَكَ
شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اٰمَنْتُ بِجَمِيْعِ مَاجَآءَ بِهٖ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ۔ اِشْهَدْلِيْ بِهَا
عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَوْمَ لَايَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا
بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ۔وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ○

☆ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ يَابِنْتَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ۔اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ۔اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابِنْتَ
الْمُصْطَفٰى۔اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَامِسَةَ اَهْلِ الْكِسَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَازَوْجَةَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ

الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اُمَّ
الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ السَّیِّدَیْنِ الشَّھِیْدَیْنِ الْکَوْکَبَیْنِ
الْقَمَرَیْنِ الْنَیِّرَیْنِ سَیِّدَی الشَّبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فِی
الْجَنَّۃِ اَبِیْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَاَبِیْ عَبْدُاللّٰہِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَاوَعَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضَا
وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَكِ وَمَسْکَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَا
وَاكِ۔اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اَبِیْكِ الْمُصْطَفٰی وَ بَعْلِكِ
عَلِیِّنِ الْمُرْتَضٰی وَابْنَیْكِ الْحَسَنَیْنِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

☆ زیارت جنت البقیع

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَقَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ فَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ
بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ
لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَھُمْ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ
الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْکُمْ وَالْمُسْتَاخِرِیْنَ○

☆ سلام الوداع

اَلْوَدَاعُ یَارَسُولَ اللّٰهِ، اَلْوَدَاعُ یَانَبِیَّ اللّٰهِ اَلْوَدَاعُ
یَاحَبِیْبَ اللّٰهِ لَاجَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اٰخِرَ الْعَهْدِ وَلَا مِنْ
زِیَارَتِكَ وَلَامِنَ الْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیْكَ، وَاِنَّنِیْ اِنْ عِشْتُ
بِخَیْرٍوَعَافِیَةٍ وَّ صِحَّةٍ وَّسَلَامَةٍ فَاَعُوْدُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اِلٰی
زِیَارَتِكَ وَاَسْعَدُ بِالْوُقُوْفِ فِیْ هٰذَا لْمَقَامِ الشَّرِیْفِ
كَرَّاتٍ بَعْدَ مَرَّاتٍ وَ اِنْ مِتُّ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَكَ
شَهَادَتِیْ وَعَهْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ مِنْ یَّوْمِنَاهٰذَااِلٰی یَوْمِ
الْقِیَامَةِ،وَهِیَ شَهَادَةُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهٗ
یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ
سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ
عَلٰی خُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی
الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○

مسجد نبوی شریف کے اندر کی زیارات

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصلیٰ مبارک

ریاض الجنہ میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصلیٰ مبارک ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوکر امامت فرماتے تھے۔ ریاض الجنۃ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا (مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ) ترجمہ:۔ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان والا حصہ جنت کا ٹکڑا ہے۔ ریاض الجنۃ کی نشانی یہ ہے کہ جہاں جہاں سفید قالین ہوگا وہ جنت کا ٹکڑا ہے اور جہاں جہاں سُرخ قالین ہوگا وہ حصہ مسجد کا ہے۔ ریاض الجنۃ کے سات ستون ہیں۔

☆ ستون عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے اگر وہاں لوگوں کو نماز پڑھنے کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ نماز پڑھنے کے لئے قرعہ اَندازی کرنے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے وصال فرمانے کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا تو آپ نے اُس جگہ کی نشان دہی فرمائی۔ اس ستوں کے 7فٹ اُوپر سنہرے گول دائرہ کے اندر یہ لکھا ہوا ہے ھٰذَا اِسۡتِوَانَہٗ عَائِشَۃٗ صِدِّیۡقَۃٗ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا○

☆ ستونِ اَبُولُبا بہ

ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک قصور ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اُنہوں نے اپنے آپ کو اس ستون کے ساتھ باندھ لیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو منع فرما دیا تھا کہ اس سے کوئی بات چیت نہ کی جائے پھر اُس کے بیوی بچوں کو بھی منع کر دیا تھا۔ ابولبابہ رضی اللہ عنہ ہر وقت رو رو کر اللہ سے معافی مانگتے دنیا اُن کے لئے اندھیری ہو گئی تھی۔ (بذریعہ وحی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابولبابہ کی معافی کی اطلاع دی گئی وہاں اَب ایک ستون ہے یہاں نوافل پڑھے جاتے ہیں ہیں دعائیں مانگی جاتی ہیں اور کثرت سے استغفار کیا جاتا ہے۔

☆ ستونِ وفُود

اس جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر سے آنے والے وفُود سے ملاقات فرمایا کرتے تھے اور ضروری ہدایات ارشاد فرماتے۔آپ یہاں بھی خوب نوافل پڑھیں اور دعائیں مانگیں قبولیت کی جگہ ہے۔

☆ ستونِ سرِیر

اس جگہ پر رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور عبادات کی کثرت ہوتی تھی اور رات کو یہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مختصر بستر بچھا دیا جاتا تھا جس پر آپ آرام فرماتے۔

☆ ستونِ حَرَس

جنت کے اس مقام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اَکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی جگہ پر سرکارِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر پہرہ دیا کرتے تھے اس کو ستونِ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

☆ ستونِ تہجد

جنت کے اِس حصہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس جگہ پر تہجد کی نماز اَدا فرمایا کرتے تھے۔اسی جگہ پر دین و دنیا اور آخرت کی کامیابی کی دعائیں مانگی جاتی تھیں۔آپ بھی اس جگہ پر خصوصی طور پر ساری زندگی تہجد کی نماز پڑھنے کی دعا مانگیں۔

☆ ستونِ حَنّانہ،منبر مبارک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ جگہ محرابِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریب ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھجور کے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے بعد میں لکڑی کا منبر بن جانے کی وجہ سے اس کو ہٹا دیا گیا تھا جس پر وہ رونے لگا اور اس زور سے رویا کہ پوری مسجد نبوی شریف گونج اُٹھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا دست اَقدس اُس پر رکھا جس سے اُس کا رونا بند ہوا اور پھر اسی جگہ اس کو دفن کر دیا گیا۔ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے جنت میں اپنے ساتھ رکھوں گا جس پر وہ خوش ہو گیا اور رونا بند کر دیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا

ارشاد گرامی ہے کہ میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ (بخاری و مسلم)

یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میرا منبر جنت کے دروازے پر ہے۔ (ابو یعلیٰ)

یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے میرے منبر کی سیڑھیاں جنت کے مراتب ہیں۔ (طبرانی فی الکبیر)

یہ بھی آپ کا ارشاد گرامی ہے جو شخص میرے منبر کے پاس کسی معمولی سی چیز کے لئے جھوٹی قسم کھائے گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ (طبرانی)

یہ تمام ستون ریاض الجنۃ میں ہیں اِن کے پاس جا کر اللہ سے استغفار اور دعائیں کریں اگر موقع ملے تو سنت اور نوافل اَدا کریں یہ متبرک مقامات ہیں یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ اَنور پڑھ چکی ہے۔

مسجد نبوی شریف کا کون سا حصہ ایسا ہوگا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک قدم نہ پڑے ہوں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اَجمعین نے نمازیں نہ پڑھی ہوں۔ اور نہ صرف مسجد نبوی شریف

بلکہ سارے مدینہ شریف کا کون سا ایسا حصہ ہوگا جہاں اِن بابرکت ہستیوں کے قدم نہ پڑے ہوں۔

☆ اصحابِ صفہ کا چبوترا

صفہ سائبان یعنی سایہ دار جگہ کو کہا جاتا ہے۔ قدیم مسجد نبوی کے شمال مشرقی کنارے پر مسجد سے ملا ہوا ایک چبوترہ تھا۔ جو اَب مسجد نبوی شریف میں شامل ہے۔

یہ جگہ باب جبرائیل سے اندر داخل ہوتے وقت مقصورہ شریف کے شمال میں موجود ہے 2 فٹ اونچا تانبے کی جالی کے کٹہرے میں گھرا ہوا ہے۔ اس کی لمبائی اور چوڑائی 4040 x مربع فٹ ہے اور اس کے سامنے خدام بیٹھے رہتے ہیں جہاں لوگ قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف رہتے ہیں۔

اگر آپ یہاں بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کرنا چاہیں تو مشکل ہی سے جگہ ملے سکے گی۔ تاہم پوری کوشش کرکے اس جگہ پر ایک قرآن پاک کا ختم ضرور کریں۔

اصحابِ صفہ کا یہ چبوترا دراصل مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی سب سے پہلی یونیورسٹی تھی جہاں سے اسلام سیکھ کر صحابہ کرام پوری دنیا میں پھیلے اور اسلام کو دنیا کے کونے کونے تک پھیلایا۔ یہاں وہ مسلمان رہتے تھے جن کا کوئی گھر بار نہ تھا نہ بیوی نہ بچے نہ کوئی اور۔ یہ لوگ اہلِ صفہ کہلاتے تھے۔ اس لئے اس جگہ کو صفہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ یوں تو صحابہ کرام کی زندگی بہت سادہ تھی۔ مگر اصحابِ صفہ کی زندگیوں میں اور بھی فقر و سادگی اور دنیاوی چیزوں سے بے نیازی اور بے تعلقی پائی جاتی تھی۔

یہ لوگ دن رات تزکیہ نفس اور کتاب وحکمت کے حصول کی خاطر فیضانِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فیض یاب ہونے کیلئے خدمتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہتے تھے تجارت سے کوئی مطلب تھا نہ زراعت سے کوئی سروکار۔ ان حضرات نے اپنی آنکھوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار، کانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کلمات، اور جسم وجان کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ یہ لوگ دین کی دولت سے مالا مال تھے مگر دنیاوی زندگی میں افلاس وناداری کا یہ

عالم تھا کہ ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے (70) سترّ اصحابِ صفہ کو دیکھا جن کے پاس چادر تک نہ تھی۔ صرف تہبندھ تھا یا فقط کمبل۔ چادر کو گلے میں اس طرح باندھ کر لٹکا لیتے کہ وہ پنڈلیوں تک اور بعض کے ٹخنوں تک پہنچ جاتی اور ہاتھ سے اسے پکڑے رکھتے کہ کہیں ستر کھل نہ جائے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ نمبر 63)

اصحابِ صفہ کے چبوترے پر کئی معجزات رونما ہوئے ہیں۔ یہاں پر صرف ایک معجزے کا ذکر کیا جاتا ہے۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حکم کے مطابق 70 صحابہ کرام نے پیا پھر بھی ختم نہ ہوا تمام اصحابِ صفہ سیر ہو چکے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مجھے فرمایا کہ ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پیٹ بھر کر پیئو۔ میں نے پیٹ بھر کر پیا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اس دودھ کے پیالے کو نوش فرما کر ختم کیا۔

☆ گنبدِ خضرا

روضہء اَقدس کے اوپر گنبدِ خضرا ہے۔ اس سبز گنبد سے نور پھوٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے جو اطراف و اکناف کو روشن کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مینار نور ہے۔ مسلمان دنیا میں جہاں کہیں بھی ہوں ان کی سب سے بڑی تمنا اور آرزو یہی ہوتی ہے کہ گنبد خضرا کو ایک نظر دیکھ لیں۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں اس گنبد خضرا کو بار بار دیکھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چاہنے والے اپنی خوابوں میں دیکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں آقا کائنات حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہء اَقدس اور گنبد خضرا کا دیدار نصیب فرما دے۔ اور جب وہ خوش قسمتی سے پہنچ جاتے ہیں تو ان کے دل مسرت سے معمور ہو جاتے ہیں۔ اور اکثر گھنٹوں تک گنبد خضرا کو تکتے رہتے ہیں اور آنکھوں کی ٹھنڈک اور روح کو تسکین پہنچاتے ہیں۔

اِبن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ ایک جگہ ارشاد فرمایا جو میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا اس کی نیت کچھ نہ ہو تو مجھ پر حق ہو گیا ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی سفارش کروں۔ (دار قطنی شرح شفاء)

دنیا میں کون ایسا شخص ہوگا جس کو قیامت کے ہولناک منظر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سفارش کی ضرورت نہ ہو؟ اور کتنا ہی خوش قسمت ہے وہ شخص جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص ارادہ کر کے میری زیارت کرے وہ قیامت میں میرے پڑوس میں ہوگا اور جو شخص مدینہ منورہ میں قیام کرے اور وہاں کی تنگی اور تکلیف پر صبر کرے اس کے لئے قیامت کے دن میں گواہ اور سفارشی ہوں گا۔ اور جو حرمِ مکہ یا حرمِ مدینہ میں مرجائے وہ قیامت کے دن امن والوں میں اُٹھایا جائے گا۔ (مشکوۃ، البیہقی)

☆ ورودِ قبا

8 ربیع اول 13 سن نبوی ﷺ مطابق 20 ستمبر 622ء بروز پیر دو پہر آپ ﷺ قبا کی بستی میں داخل ہوئے یہ محض حسنِ اتفاق ہی نہیں بلکہ مشیتِ الٰہی کی اندازہ فرمائی تھی جو قابلِ غور ہے۔

☆ جس دن آپ ﷺ کی ولادت ہوئی۔ (وہ بھی پیر کا دن)

☆ جس دن منصب نبوت سونپا گیا۔ (وہ بھی پیر کا دن)

☆ جس دن سفرِ ہجرت پر مکہ مکرمہ سے نکلے۔ (وہ بھی پیر کا دن)

☆ جس دن قبا میں ورود فرما ہوئے۔ (وہ بھی پیر کا دن)

☆ جس دن قبا میں نبوت کا 13 واں سال مکمل ہوا۔ (وہ بھی پیر کا دن)

☆ جس دن آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے۔ (وہ بھی پیر کا دن)

آپ ﷺ کو پیر کا دن بہت زیادہ پسند تھا اور اسی لئے اکثر آپ ﷺ اس دن روزہ دار ہوتے تھے۔ آپ ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ ہر ہفتہ کے دن پیدل یا سوار ہو کر مسجد قبا میں تشریف لے جاتے اور اس میں دو (2) رکعت نفل نماز ادا

فرماتے۔(بخاری،مسلم)

☆ مسجدِ قبا

ابو امامہ سہیل بن حنیف سے مروی ہے کہ تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مَنْ تَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْاءَ وَجَآءَ مَسْجِدٌ قُبَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ عُمْرَةٌ۔

(اخبار مدینۃ الرسول)

جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد قبا میں آ کر دو رکعت نماز ادا کی اس کو مقبول عمرے کے برابر ثواب ملے گا۔

اُس وقت جب کہ مکہ معظّمہ میں دعوتِ حق کے جواب میں ہر طرف سے تلواروں کی جھنکار سُنائی دے رہی تھی۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دارُ الامان یعنی مدینہ منورہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم دیا۔ اور رسالت کا آفتابِ عالمتاب جو مکہ مکرمہ کے اُفق پر طلوع ہو چکا تھا۔ اب نورِ نبوت سے دنیا کو بُقعہ نور بنانے کا عزمِ صمیم لے کر تاریخِ عالم میں ایک زبردست انقلاب کا آغاز مدینہ منورہ سے فرماتا ہے۔ ہجرت کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی رفاقت میں جبلِ ثور کی چوٹی پر تین دن تک غارِ ثور کو رونق بخشی۔ اور پھر رواں دواں، کشاں کشاں، منزل بہ منزل پر سُوئے مدینہ گامزن ہوئے۔

مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر جو آبادی ہے، اسے قبا کہا جاتا ہے۔ یہاں انصار کے بہت سے خاندان آباد تھے۔ ان میں عمرو بن عوف کا خاندان بھی تھا۔ اس خاندان کے سربراہ کلثوم بن الہدم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قبا میں چار دن قیام فرمایا۔ یہ شرف اسی خاندان کے مقدر میں لکھا تھا۔ (بعض روایات میں اٹھارہ اور پندرہ دن کا بھی ذکر ہے)

قیام قبا کے درمیان، تاریخِ اسلام کے زرّیں باب کو تعمیر مسجد جیسے مقدس شاہکار سے شروع کیا گیا۔ حضرت کلثوم بن الہدم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ایک ٹکرا زمین جہاں کھجوریں خشک کی جاتی تھیں، اسی مبارک قطعہَ زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دستِ حق پرست سے مسجدِ قبا کی بنیاد رکھی۔ مسجد کی تعمیر میں مزدوروں کے ساتھ ساتھ خود شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی مصروفِ کار رہے۔

بھاری اور وزنی پتھر اٹھاتے۔ عقیدت مند آتے اور عرض کرتے ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمارے ماں باپ قربان ہوجائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑ دیں، ہم اٹھائیں گے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی درخواست کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے چھوڑ دیتے مگر پھر اسی وزن کا پتھر اٹھا لیتے۔ اسلام کی تاریخ میں یہی مسجد سب سے پہلے تعمیر ہوئی جس کی شان میں قرآنِ کریم میں ارشاد ہے۔

ترجمہ:۔ جو مسجد اول روز سے تقویٰ پر قائم کی گئی تھی، وہی اس کے لئے موزوں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں (عبادت کے لئے) اللہ کے سامنے کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ کو پاکیزگی اختیار کرنے والے پسند ہیں۔

(سورۃ توبہ 108)

☆ مسجد اجابہ

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن عالیہ کی طرف تشریف لائے اس جگہ پر دو رکعت نماز ادا فرمائی ہم صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی اقتداء کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طویل سجدہ فرمایا اور اس میں دعا فرمائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں نے اپنے رب تعالیٰ سے امت کیلئے تین دعائیں مانگیں۔ دو دعائیں قبول کی گئیں اور ایک سے روک دیا گیا، تین دعائیں یہ تھیں۔

1۔ یا اللہ میری امت قحط سالی کے سبب ہلاک نہ ہو۔۔۔قبول ہوئی۔

2۔ یا اللہ میری امت غرق ہونے سے ہلاک نہ ہو۔۔۔قبول ہوئی۔

3۔ یا اللہ میری امت آپس میں نہ لڑے، منع فرما دیا گیا۔ یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ جذب القلوب۔ راحت القلوب۔

☆ مسجد قبلتین

یہ مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ مسجد تاریخِ اسلام کے اہم ترین واقعہ کی علامت ہے۔ ابتدا میں مسلمان بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک مکہ معظّمہ میں تشریف فرما رہے۔ یہی دستور رہا۔ مدنی زندگی کے ابتدائی ایام میں بھی بیت المقدس ہی قبلہ تھا۔

(تقریباً 20 ماہ تک) بیت المقدس مسلمانوں کیلئے اس لئے بھی مقدس تھا کہ یہاں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کیلئے تشریف لے گئے تھے۔

لیکن اس تمام عرصے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دلی تمنا رہی کہ مسلمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تعمیر کردہ خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کریں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اس تمنا میں آسمان کی طرف دیکھتے۔ بلاآخر ایک روز عینِ نماز کی حالت میں یہ آیت نازل ہوئی۔ قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبۡلَةً تَرۡضٰهَا فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ○

ترجمہ: یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ والضحیٰ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں۔ لو ہم اُس قبلے کی طرف پھیر دیتے ہیں، جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد الحرام (خانہ کعبہ) کی طرف رُخِ انور پھیر دیں، اب جہاں کہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوں اس (یعنی بیت اللہ شریف) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کریں۔(البقرہ144)

یہ حکم رجب یا شعبان سنہ 2ہجری میں نازل ہوا تھا۔حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بشر بن برَاابن معرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں بنوسلمہ کے ہاں تشریف لے گئے تھے۔

وہاں ظہر کی نماز کا وقت ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنوسلمہ کی مسجد میں نماز کی امامت فرمارہے تھےاور دورکعتیں پڑھا چکے تھے کہ تیسری رکعت میں یکایک وحی کے ذریعہ تحویلِ قبلہ کی آیت نازل ہوئی اور اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اقتدا میں جماعت میں شریک تمام لوگوں نے بیت المقدس سے بیت اللہ شریف کی طرف رُخ کر لئے۔ بیت المقدس مدینہ منورہ سے عین شمال میں واقع ہے۔اور بیت اللہ شریف بالکل جنوب میں ہے۔

نماز باجماعت پڑھاتے ہوئے قبلہ تبدیل کرنے کا حکم آتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیت المقدس کی طرف سے رخ پھیر کر بیت

اللہ شریف کی طرف کیا تو مقتدیوں کو بھی صرف رخ ہی نہیں بدلنا پڑا، بلکہ کچھ نہ کچھ انہیں بھی چل کر اپنی صفیں درست کرنی پڑی ہوں گی۔ اس طرح سے نماز کی دو رکعتیں بیت المقدس کی جانب اور دو رکعتیں کعبتہ اللہ کی جانب ادا فرمائی گئیں۔ اسی لئے اس مسجد کو مسجدِ قبلتین یعنی دو قبلوں والی مسجد کہا جاتا ہے۔ اس مسجد قبلیتن کے اندر بیت المقدس کی جانب والی دیوار پر چھت کے ساتھ بیت المقدس کی طرف محراب کا نشان بنا ہوا ہے جس کی طرف چہرہ انور کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امامت فرمائی تھی

☆ مسجدِ جمعہ

مسجد قبا سے کچھ فاصلے پر مدینہ منورہ کے راستہ قبیلہ بنو سالم آباد تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہجرت کے موقع پر قبا کی بستی سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے تھے تو جمعہ کا روز تھا۔ ابھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ بنو سالم بن عوف میں پہنچے ہی تھے کہ جمعہ کی نماز کا وقت ہو گیا۔ اسی مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ جمعہ ادا فرمائی۔ مدینہ منورہ میں

یہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سب سے پہلا جمعہ المبارک تھا۔اس جگہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جمعہ کی نماز ادا فرمائی تھی۔اب خوبصورت مسجد بنا دی گئی ہے۔جو صرف نماز کے وقت کھلتی ہے۔

☆ مسجدِ غمامہ

یہ کالے پتھروں والی مسجد ہے۔یہ مسجد شہر ہی میں حرمِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریب ہے،حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہاں عیدین کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔اس کو مسجدِ مصلیٰ بھی کہتے ہیں اور یہاں سے جہاد کے لئے لشکر روانہ کئے جاتے تھے۔

☆ مسجدِ ابوبکر صدّیق

مسجدِ غمامہ کے قریب شمال میں مسجدِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے۔ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وہاں کچھ نمازیں پڑھی تھی۔

☆ مسجدِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

یہ مسجد بھی مسجدِ غمامہ کے قریب ہی واقع ہے اور بہت زیادہ

خوبصورت ہے۔ان تمام مساجد میں نماز پنچگانہ ہوتی ہیں۔

☆ مسجدِ علیؓ

یہ مسجدِ غمامہ کے قریب ہے۔ یہاں حضرت علیؓ نے نمازِ عید ادا کی تھی۔ یہاں کی ہر مسجد کا ڈیزائن دوسری مسجدوں سے مختلف اور خوبصورت ہے۔

☆ فضائلِ جبلِ اُحد

مسلم اور بخاری شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ ہادیِ سُبل۔ ختمِ رُسل، محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ھٰذَا جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ ○ یعنی یہ پہاڑ (اُحد) ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں یہ کلمہ مبارک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے کئی مرتبہ فرمایا گیا ہے۔حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ راوی حدیث ہیں کہ محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر مبارک جب اُحد پہاڑ پر پڑتی تھی تو آپ اللہ اکبر فرمایا کرتے تھے اور یہ ارشاد فرمایا۔ھٰذَا جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَ نُحِبُّہٗ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ وَ ھٰذَا

عِيْرٌ جَبَلٍ يُبْغِضُنَا وَ نُبْغِضُهٗ عَلٰى بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ النَّارِ ○ یہ اُحد پہاڑ ہے یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے اور یہ عیر پہاڑ ہے یہ ہم سے بغض رکھتا ہے اور ہم اس سے بغض رکھتے ہیں اور یہ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے اور یہ بھی روایت ہے۔ لِاَنَّ الْمَرْءَ مَعَ اَحَبَّهٗ یعنی انسان قیامت کے دن اُس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ تاجدارِ مدینہ شاہِ حرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا محب سردارِ انبیاء کے ساتھ جنت میں ہوگا۔

ایک موقع پر وجہہ تخلیقِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جبلِ اُحد کو خطاب کر کے فرمایا تھا۔ اُسْكُنْ يَا اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ اَوْ شَهِيْدٌ ○ یعنی اے اُحد سکون پکڑ تجھ پر ایک نبی ختم المرسلین اور شہید بیٹھے ہیں تو اُحد پہاڑ جو جھوم رہا تھا فوراً رک جاتا ہے۔ اعلانِ نبوت سے پہلے پتھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سلام کرتے تھے مسجد نبوی شریف میں استوانہ حنانہ کا رونا سب پر واضح ہے۔ ایک روایت

میں ہے کہ اُحد ایک پہاڑ ہے جنت کے پہاڑوں میں سے اَے میرے صحابہ جب کبھی تمہارا گزر اس طرف ہوتو اس کے درختوں کے پھل ضرور کھایا کرو اور اگر میوے میسر نہ ہوتو اس کا گھاس اور پتے بھی وہی حکم رکھتے ہیں۔

حضرت زینب بنتِ نبطہ زوجہ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہا اپنی اولاد کو حکم فرمایا کرتی تھیں کہ تم لوگ جا کر اُحد پہاڑ کی زیارت بھی کرو اور میرے لئے وہاں کا گھاس اور پتے بھی توڑ کر لاؤ تا کہ میں کھا کر حکم نبیؐ پورا کروں۔

ایک مرتبہ وجہہ تخلیقِ کائنات محبوبِ رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کے چار پہاڑ جنت کے پہاڑوں میں سے ہیں۔ چار نہریں جنت کی نہروں میں سے ہیں اور چار جنگیں جنت کی جنگوں میں سے ہیں۔ صحابہ کرام دست بستہ عرض کرتے ہیں یارسول اللہ وہ کون سے چار پہاڑ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا یہ ایک اُحد پہاڑ ہے۔ جس سے ہم محبت کرتے ہیں اور یہ ہم سے محبت کرتا ہے۔ دوسرا روحان۔ تیسرا کوہِ طُور۔ چوتھا لُبنان۔ یارسول اللہ!

چار نہریں کون سی ہیں۔ فرمایا دریائے نیل۔ دریائے فرات۔ دریائے سیحان۔ دریائے جیحان۔ اور چار جنگیں یہ ہیں اول بدر کی جنگ دوم اُحد کی جنگ سوم جنگِ خندق اور چہارم جنگِ حُنین۔ حضرت موسیٰ حضرت ہارون علیہ السلام جب حج کے لئے مکہ مکرمہ جا رہے تھے تو اُحد پہاڑ پر پڑاؤ کیا اسی اُحد پہاڑ پر حضرت ہارون علیہ السلام وفات پا جاتے ہیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہاڑ کے اوپر ہی دفن کر دیا۔ آج بھی قبرِ مبارک موجود ہے۔

☆ سردارِ شہدائے اُحد حضرت امیرِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امیرِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بہت ہی پیارے چچا تھے جب جنگِ اُحد ہوتی ہے تو حضرت امیرِ حمزہ حضرت علی اور حضرت سعد بن اَبی وقاص رضوان اللہ علیہم اجمعین لڑتے لڑتے کافروں کے درمیان پہنچ گئے اور خوب خوب قتال کیا صفوں کی صفیں اُلٹ دیں جبیر بن مطعم کے چچا کو بدر کے معرکے میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے مارا تھا اس لئے انہوں نے

اپنے ایک غلام وحشی کو لالچ دیا کہ تم حضرت اَمیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو شہید کر دو ہم تمہیں آزاد کر دیں گے وحشی غلام زبردست نیزہ بازی کا ماہر تھا وہ تاک میں لگا ہوا تھا موقع پا کر حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو نیزہ مارا جو دل پر جا کر لگا آپ زخمی ہو کر گرے اور اسی زخم کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ ہندہ جس نے اپنے خاوند کے قتل ہونے پر قسم کھائی تھی کہ میں حضرت اَمیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا کلیجہ نکال کر چباؤں گی۔ اُس نے آپ کے جسم کا مُثلہ کر دیا ہندہ نے کلیجہ کو چبا نہ سکی۔ اُس نے حضرت اَمیرِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا پیٹ چاک کر دیا ناک، کان، کاٹ دیئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب اپنے پیارے چچا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی لاش مبارک دیکھی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا ناک کان کٹے ہوئے ہیں اور پیٹ پھٹا ہوا ہے جگر وغیرہ بھی نہیں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہت رنجیدہ ہوئے اُسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لیکر حاضرِ خدمت ہوئے۔ مَكْتُوْبٌ فِيْ اَهْلِ

السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اَسَدُ اللّٰہِ وَاَسَدُ رَسُوْلِہٖ یعنی ساتوں آسمانوں میں حضرت امیرِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو اَسَدُ اللّٰہِ وَاَسَدُ رَسُوْلِہٖ کے خطاب سے نواز دیا گیا ہے۔

دارالفلاح ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

دارالفلاح ٹرسٹ رجسٹرڈ کے زیرِ انتظام درج ذیل شعبہ جات

شعبہ صحت: فری ڈسپنسری میں 1 کوالیفائڈ ڈاکٹر اور 1عدد ڈسپنسر کی خدمات حاصل ہیں روزانہ 4 گھنٹہ شام کے وقت مریضوں کوفری اَدویات دی جاتی ہیں۔

سلائی وکڑھائی: ادارہ کےقرب وجوار سے آنے والی غریب بچیوں کومکمل سلائی وکڑھائی اورکوکنگ کی عملی تربیت دی جاتی ہے۔

حفظ القرآن: اس شعبہ میں 3 اُساتذہ کرام بچوں کوقرآنِ پاک حفظ کروارہے ہیں اَب تک سینکڑوں طلباءقرآنِ پاک حفظ کرچکے ہیں۔مسافر طلباء کے لئے کھانا، رہائش، دوائی، جیب خرچ ساتھ ساتھ اَہلِ علاقہ سے آنے والے طلباء مستفید ہورہے ہیں اور اِن شاءاللہ ہوتے رہے گے۔

ناظرہ: اَہلِ محلہ کے بچے صبح وشام ناظرہ قرآنِ پاک کی تعلیم سے آراستہ ہورہے ہیں۔

تعلیمِ بالغاں: نوجوان اور بزرگ قرآن ناظرہ، نماز، کلمے، جنازہ ودیگرنماز، روزوں کےاورروزمرّہ مسائل کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

تجویدوقرات: 2 سالہ تجوید وقرات کے اس شعبہ سے اب تک سینکڑوں طلباء فارغ ہوکر ملک طول وعرض میں تجوید کے ساتھ قرآنِ پاک کی تعلیم میں مصروفِ عمل ہیں۔

شعبہ لائبریری: لائبریری میں 15 لاکھ کی دینی کتب کا ذخیرہ موجود ہے اس کے علاوہ 20 مختلف ماہنامہ دینی رسائل باقاعدگی سے آتے ہیں جو طلباء وطالبات کی علمی پیاس بجھاتے ہیں۔

درس حدیث وقرآن: اس میں روزانہ نمازِ فجر و دیگر نمازوں کے بعد دینی ضروری مسائل سے نمازیوں کو آگاہی دی جاتی ہے۔ دارالفلاح کے زیرِ انتظام شاہدرہ کی بڑی جامع مسجد بلال ہے یہاں جمعہ کے خطبات میں اتحاد بین المسلمین پر زور دیا جاتا ہے۔

آپ سے دارالفلاح ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کے ان شعبہ جات میں دَامے دِرمے سُخنے بھرپور ہر قسم کی مدد کی اپیل ہے۔ ہر سال اِدارہ اپنے جمع خرچ کے حساب کا آڈٹ اور رجسٹریشن کرواتا ہے۔

ناظم دارالفلاح ٹرسٹ

قاری محمد کرم دادا عوان

رابطہ: 0333-4856902